ڈاکٹر محمد جنید ندوی
کلیۂ علوم اسلامیہ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

برصغیر پاک و ہند میں
لُغات الحدیث سے متعلق اُردو تصانیف کا جائزہ

اِسلامی تعلیمات کی تفہیم میں قرآن حکیم کے بعد سب سے زیادہ اہمیت رسول اللہ ﷺ کی اَحادیث مبارکہ کو حاصل ہے۔ کتاب اللہ کی توضیح وتشریح کے لئے مفسرین کرامؒ نے اپنی زندگیاں صرف کر کے علم تفسیر کا ضخیم علمی ذخیرہ فراہم کر دیا ہے، اِسی طرح محدثین عظامؒ نے آں حضرت ﷺ کے اقوال وافعال کو جاں فشانی سے مرتب کر کے دنیا کے سامنے ایک عدیم النظیر کارنامہ سرانجام دیا، جو ایک معجزے سے کم نہیں ہے۔

قرآن اور حدیث کی خدمت کرنے والے علمائے امت کے پیش نظر دو اہم مقاصد تھے۔ پہلا یہ کہ اِن خدمات کے نتیجے میں اُنہیں اللہ تعالیٰ کی رضا وخوش نودی حاصل ہو جائے اور دوسرا یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے آخری رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کا آفاقی پیغام تمام دنیا تک پہنچ جائے، جس کی روشنی میں انسانیت دنیوی اور اُخروی فلاح کی شاہ راہ پر گام زن ہو سکے۔ اِن دو اہم مقاصد کے حصول کے لئے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے سے آج تک ہزاروں علمائے کرامؒ نے اپنی زندگیوں کو علوم القرآن والحدیث کی خدمت میں صَرف کر دیا۔

موضوع کا تعارف اور اہمیت

جمہور محدثین کی اصطلاح میں نبی ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔ قول و فعل کا مطلب تو واضح ہے۔ تقریر کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ کی موجودگی میں کسی شخص نے کوئی کام کیا یا کچھ کہا اور آپ ﷺ نے اس پر نہ انکار کیا نہ اُسے روکا، بل کہ سکوت اختیار فرما کر گویا اس کی توثیق کردی۔(۱) حدیث کی اِس اصطلاحی تعریف کہ بعد محمد مصطفیٰ ﷺ کے افعال اور تقاریرِ مبارکہ کو سمجھنا اور اُن سے اُصول اخذ کرنا قدرے آسان ہو جاتا ہے، لیکن کلام نبوی ﷺ کی فصاحت و بلاغت اور گیرائی و گہرائی کو سمجھنا خود عربوں سے عربی زبان کے اعلیٰ شعور کا متقاضی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احادیثِ مبارکہ کے الفاظ کو لغوی اور معنوی اعتبار سے سمجھنے کے لئے عربی زبان میں لغات الحدیث مدون کی گئیں۔ لہٰذا اِسلامی نظام حیات کے بعض ثانوی اُصول وضوابط کے اِستنباط میں علمائے اُمت کے موقف میں جو فرق نظر آتا ہے، اُس کی وجہ بھی کلام نبوی ﷺ کی فصاحت و بلاغت اور لغوی و معنوی گہرائی اور وسعت ہے، جس کی گنجائش بہ ہر حال کلام نبوی ﷺ میں موجود ہے۔

اِس مختصر مقالے کا پہلا مقصد برصغیر پاک و ہند میں اُردو زبان میں لُغات الحدیث سے متعلق تصانیف کا مختصر تعارف اور تجزیہ پیش کرنا ہے۔ دوسرا مقصد اِن سوالات کا جواب تلاش کرنا ہے کہ ماضی کے علما اور محققین نے اُردو لغات الحدیث پر کام کیوں نہیں کیا؟ اِس کی ضرورت کیوں پیش نہ آئی؟ اور علامہ وحید الزمان کی تالیف لغات الحدیث کی صورت میں جو کام ہوا بھی ہے، اُس کے بعد مزید کام نہ ہونے کی کیا وجوہ ہوسکتی ہیں؟ تیسرا مقصد عصر حاضر کے علما اور ماہرین کی توجہ اُردو زبان میں لُغات الحدیث پر مزید تحقیقی کام کی جانب مبذول کرانا ہے۔ اِس ضمن میں لُغات الحدیث کے موضوع کی مناسبت سے ہونے والے ثانوی یا متعلقات مثلاً شُروح اور غریب اَحادیث پر ہونے والے کام کو آگے بڑھانے کی ترغیب اور سفارشات بھی شامل ہیں۔

اِس مقالے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سب سے پہلے موضوع کا تعارف اور اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اِس کے بعد مقالۂ ہٰذا کا مقصد اور منہج پیش کیا گیا ہے۔ پھر لُغات الحدیث کی ضرورت اور اہمیت کو اُجاگر کیا ہے۔ پھر لُغت نویسی کی مشکلات پر بحث ہے۔ پھر برصغیر میں علوم الحدیث کی خدمت اور اعتراف کو پیش کیا گیا ہے۔ پھر برصغیر میں اُردو لغات الحدیث پر ہونے والے کام کا تفصیلی تعارف اور جائزہ لیا گیا ہے۔ اُردو لغات الحدیث پر مزید کام کیوں نہیں ہوا؟ اور کیا اُردو لغات الحدیث پر مزید کام کی ضرورت ہے؟ جیسے سوالوں کا جواب تلاش کیا گیا ہے۔

آخر میں کتاب لغات الحدیث اور ثانوی حیثیت یا متعلقات کی دس عدد تصانیف کا تفصیلی تعارف اور تجزیہ کیا گیا ہے۔ خلاصۂ تحقیق اور سفارشات پر مقالے کا اِختتام کیا گیا ہے۔

لُغات الحدیث کی ضرورت اور اہمیت

تہذیب اور زبان دانی میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جیسے جیسے تہذیب میں تغیر آتا جاتا ہے، زبان میں بھی خود بہ خود تبدیلی ہوتی جاتی ہے۔ قدیم الفاظ اور اَسالیب مرتے جاتے ہیں اور جدید الفاظ اور اَسالیب اُن کی جگہ لیتے جاتے ہیں۔ لیکن تہذیب ہو یا زبان، وقت کے ساتھ ساتھ جو تبدیلیاں اُن میں ہوتی ہیں، وہ مظاہر تک محدود رہتی ہیں، اُصول تک نہیں پہنچتیں اور جب اُصول تک پہنچ جاتی ہیں تو پھر نہ تہذیب، وہ تہذیب رہتی ہے، نہ زبان، وہ زبان۔ (۲) چوں کہ اِسلامی تہذیب وتمدن کے بنیادی مآخذ قرآن مجید اور اَحادیث نبوی ﷺ کی زبان عربی ہے، لہٰذا اسلامی تہذیب وتمدن کے تحفظ اور بقا کے لئے لُغات القرآن اور لُغات الحدیث ایک مؤثر کردار ادا کرتی ہیں۔ علما اور محدثین کرامؒ نے اسی ضرورت کے پیش نظر لغات القرآن کی ضخیم اور بعض نے مختصر کتب مدون کیں اور لغات الحدیث کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے تراجم، شروح اور کتب کی طرف توجہ دی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسانی زبانوں کے تلفظ، ادائیگی، مفہوم اور نئے الفاظ کے اِضافے سے قدیم اور جدید زبان میں فرق پیدا ہو رہا ہے۔ قدیم الفاظ متروک ہو رہے ہیں اور نئے مستعمل ہیں۔ موجودہ زمانے کے عرب معاشروں کی مثال ہمارے سامنے ہے، جہاں اب فرانسیسی، انگریزی، اطالوی، انڈونیشی، ہندی اور دیگر زبانوں کے کئی الفاظ اب عرب عوام کی روزمرہ کی زندگی کے معمولات، مطالعے اور بول چال میں راہ پا چکے ہیں۔ علمی، ادبی، فنی، سائنسی، سیاسی الفاظ واصطلاحات رواج پا گئی ہیں۔ (۳) اس صورت حال میں رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کی حفاظت اور سمجھ کے لئے لغات الحدیث پر کتب کی ضرورت اور اہمیت مزید بڑھتی رہے گی۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ عامۃ الناس کو اپنی عملی ضروریات پورا کرنے کے لئے اور عربی زبان کی متوسط اِستعداد کے حامل افراد کو اپنی علمی ضروریات کی تسکین کے لئے متن حدیث اور اُس کی لُغوی اور معنوی تشریح کی اَشد ضرورت ہوتی ہے، کیوں کہ وہ زبان کی علمی اور فنی باریک

بینیوں سے اچھی طرح واقف نہیں ہوتے۔

لُغت نویسی کی مشکلات

لُغت نویسی یہ ایک مشکل اور کٹھن کام ہے۔لغت نولیس کے کام کا سب سے دشوار پہلو یہ ہے کہ اُسے خیالات اور معنی جیسی غیر مرئی چیزوں کی لفظی تصویریں پیش کرنی ہوتی ہیں۔ عام طور پر الفاظ کے معنی مترادفات سے بیان کردیئے جاتے ہیں۔ یہ دراصل معنی نہیں، بل کہ وہ آلات ہیں جن کے ذریعے معانی تک ذہن کی رسائی کرائی جاتی ہے، پھر الفاظ کے مختلف معنی میں اِتنا خفی و دقیق فرق ہوتا ہے کہ تحریر ان کا اِحاطہ نہیں کرسکتی۔ (۴) چوں کہ لغت نویسی ہر زبان کی ضرورت ہے، لہٰذا لغت نویسی کی اِن مشکلات کا سامنا ہر زبان کو کرنا پڑتا ہے، بالخصوص جب اُس زبان کی لغت نویسی کا مقصد معاشرے کی روحانی، سماجی، معاشی اور اجتماعی اقدار اور اُصولوں کو متعین کرنا ہو۔ برصغیر پاک و ہند کے معروف مفسر قرآن مولانا مفتی محمد شفیعؒ عربی لغت نویسی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ''عربی زبان کی لغت نویسی اپنی وسعت اور گہرائی کے حوالے سے بہ ذات خود ایک مشکل کام ہے۔ یہ کام اُس وقت اور بھی مشکل اور نازک حیثیت اختیار کر جاتا ہے، جب مقصود رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے الفاظ کی لغت تیار کرنا ہو۔ اِمام شافعیؒ جو بے مثال عالم اور فقیہ ہونے کے علاوہ زبردست اَدیب اور لُغوی تھے، اِس ضمن میں فرماتے ہیں کہ عربی وسیع ترین زبان ہے اور اِس کی تمام لغات کا اِحاطہ نبی ﷺ کے سوا کسی عام آدمی کے بس کا کام نہیں ہے''۔(۵)

برصغیر میں علوم الحدیث کی خدمات اور اعتراف

برصغیر پاک و ہند میں علمائے کرام نے علوم الحدیث کی جو خدمت سرانجام دی ہے، وہ عالم پر آشکارا ہے۔ اِس خدمت کا اعتراف اور تحسین خود عرب علما نے کی ہے۔ چند معروف اہل علم کے تاثرات ملاحظہ کیجیے۔ رشید رضا مصری فرماتے ہیں:

> اگر اس زمانے (بیسویں صدی) میں ہمارے ہندی بھائی علم حدیث کی طرف توجہ نہ کرتے تو یہ علم مشرقی ممالک میں زوال سے دوچار ہو جاتا۔

ماضی قریب کے نام ور محدث ناصر الدین البانی نے مولانا عبدالوہاب خلجی کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا:

میرا (علمی) وجود علمائے اہل حدیث ہند کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔

معروف مصری محقق علامہ عبدالعزیز الخولی نے اپنی کتاب مفتاح السنۃ میں ہندوستان کے علما کی خدمات حدیث کا برملا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا:

ملت اسلامیہ کی کثرت اور مختلف وطنیت ہونے کے باوجود ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس نے ہندوستانی مسلمانوں کی طرح حدیث سے تعلق کے تقاضے کو پورا کیا ہو۔(۶)

برصغیر پاک و ہند میں احادیث مبارکہ کی خدمت کا کام تین جہتوں میں ہوا ہے۔ پہلا کام صحاح ستہ کی شروح اور تراجم کی صورت میں ہوا۔ اِس کے نتیجے میں عربی اور اردو میں نہایت وقیع اور مستند کتابیں وجود میں آئیں، جنہوں نے احادیث مبارکہ کی تعلیم و تفہیم اور خصوصاً لغات الحدیث کی ضرورت کو بڑی حد تک پورا کردیا۔ دوسرا کام تدوین، حجیت اور حفاظت حدیث کے حوالے سے ہوا، جس کا مقصد اِس خطے میں اِنکار حدیث کے فتنے کا خاتمہ کرنا تھا۔ تیسرا کام اُصول حدیث کے حوالے سے ہوا۔(۷)

برصغیر میں اُردو لغات الحدیث پر ہونے والا کام

ہماری تحقیق کے مطابق اُردو زبان میں لغات الحدیث پر ہونے والا پہلا اور آخری، جامع اور مبسوط کام علامہ وحید الزمان، متوفی ۱۳۳۸ھ/ ۱۹۲۰ء نے کیا ہے۔(۸) انوار اللغۃ ملقب بہ وحید اللغات کے نام سے مرتب کی جانے والی اِس لغت کی ابتدائی پانچ جلدوں کو مطبع احمدی، لاہور نے ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء میں شائع کیا۔(۹) پھر علامہ وحید الزمان نے اِس لغت پر نظر ثانی کے دوران اضافے کیے اور اسرار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات کے نام سے ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء میں بنگلور سے شائع کیا۔(۱۰) موجودہ ناشر نے اِس کتاب کو لغات الحدیث کے مختصر نام سے شائع کیا ہے، اور کتاب کے وہ مقامات جہاں موضوع تشنہ رہ گیا تھا، یا سہواً بعض الفاظ کے معنی و تشریحات نہ ہوسکی تھیں، اُن کی ممکنہ تکمیل کرنے کی کوشش کی ہے۔(۱۱) مولانا عبدالحلیم چشتی کی تحقیق کے مطابق یہ لغت پانچ سال میں مکمل ہوئی۔(۱۲) اِس لغت اور مؤلف کا تفصیلی تعارف ہم آئندہ سطور میں پیش کریں گے۔

اُردو لغات الحدیث پر مزید کام کیوں نہیں ہوا؟

۱۹۰۷ء میں نامکمل شکل میں، اور ۱۹۱۶ء میں مکمل ہو کر شائع ہونے والی علامہ وحید الزمان کی کتاب لغات الحدیث سے پہلے اور بعد میں بھی برصغیر کے علما اور محققین کی جانب سے اُردو زبان میں لغات الحدیث کے موضوع پر کام نہیں کیا گیا۔ اِس کی سمجھ میں آنے والی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ماضی کہ علما، اساتذہ اور محققین کو عربی زبان پر عبور حاصل تھا۔ لہٰذا عربی زبان میں موجود عربی شروح اور لغات الحدیث اُن کی علمی، تدریسی اور تحقیقی ضرورتوں کو پوری کر رہی تھیں۔ دوسری وجہ یہ رہی کہ اُردو زبان میں کتب احادیث کے تراجم اور شروح کی صورت میں مفصل اور مستند کتابیں وجود میں آ گئیں تھیں۔ اِنھوں نے علما، اساتذہ، محققین اور طلبہ کو احادیث مبارکہ کی تعلیم و تفہیم میں خصوصاً اُردو زبان میں لغات الحدیث کی ضرورت سے مستغنی کر دیا تھا۔ اردو زبان میں لغات الحدیث کے موضوع پر مزید کام نہ ہونے کی تیسری وجہ یہ بھی رہی ہو گی کہ لغت نویسی ایسا مشکل اور کٹھن کام ہے، جس کے لئے عربی اور اُردو زبان پر قدرت و مہارت، تحقیقی ذہانت، وقت اور مالی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں یہ بات بھی محلِ نظر ہے کہ اُردو زبان میں علامہ وحید الزمان کی کتاب لغات الحدیث کی تالیف کا اصل مقصد بھی فریقین اہل سنت اور اہل امامیہ کی احادیث جمع کرنا تھا، تا کہ وہ حدیث شریف کے تمام طالبین کو شرح کا کام دے سکے اور جس لفظ کے معنی میں اُن کو اشکال پیدا ہو، وہ اِس کتاب میں دیکھ کر اپنا اشکال رفع کر لیں۔ (۱۳) حال آں کہ وہ اُردو زبان میں کتب احادیث کی شروح اور تراجم کی صورت میں ہونے والے مستند کام سے بہ خوبی واقف تھے۔ اگر علامہ کے پیش نظر مذکورہ بالا مقصد نہ ہوتا تو شائد اردو زبان میں لغات الحدیث پر کوئی بھی کام نہ ہوا ہوتا۔

اُردو لغات الحدیث پر مزید کام کی ضرورت

برصغیر پاک و ہند کے دینی مدارس کے نصاب میں عموماً حسن بن محمد رضی الدین الصاغانی کی کتاب مشارق الانوار اور ابو عبداللہ ولی الدین خطیب تبریزی کی کتاب مشکوٰۃ المصابیح پڑھائی جاتی ہیں، جن کی متعدد اُردو شروح اور حواشی لکھی گئی ہیں۔ دینی مدارس میں احادیث مبارکہ کتابی طریقۂ تدریس کے تحت پڑھائی جاتی ہیں۔ دوران تدریس صَرف و نحو پر زور دیا جاتا ہے۔ عربی عبارت کا اُردو ترجمہ یا کسی مقامی زبان میں ترجمہ کر کے مطلب واضح کر دیا جاتا ہے۔ تحریری کام

نحوی ترکیب پر کرایا جاتا ہے۔ اِنشائیہ سوالات وجوابات لکھوائے جاتے ہیں۔ حدیث کی اسناد اور موقع محل سمجھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ حدیث سے وابستہ فقہی مسائل اور اُصول بھی سمجھائے جاتے ہیں۔ اِس طریقۂ تدریس کے نتیجے میں تیار ہونے والے آئمہ کرام میں متعدد خوبیوں کے ساتھ ساتھ یہ خامی پیدا ہوگئی ہے کہ ماضی کہ علما، اساتذہ اور محققین کو عربی زبان پر جو عبور حاصل تھا، وہ اِن آئمہ کو نہیں رہا۔ نتیجتاً وہ عربی لغات الحدیث سے کماحقہ استفادہ نہیں کر سکتے۔ (۱۴) غالباً اِس کم زوری کی ایک وجہ اُمت مسلمہ کی دگرگوں روحانی، سماجی، معاشی اور سیاسی حالت اور طلب علم کے شوق، اِخلاص اور دل چسپی میں کمی ہے۔ لہٰذا یہ صورت حال اُردو لغات الحدیث پر مزید کام کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔

اُردو زبان میں لغات الحدیث پر مزید کام کرنے کی ضرورت اِس لئے ہے، کیوں کہ اِس موضوع پر لغات الحدیث کے نام سے جامع اور مبسوط کام صرف علامہ وحید الزمان نے کیا ہے۔ لیکن اِس لغت کی اشاعت جدید میں بھی اصلاح کے باوجود ایسی غیر متعلق باتیں موجود ہیں، جن کا لغت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی تعلق نہیں ہے، اور ضخامت وحجم بھی زیادہ ہے۔ اِس کتاب کو بہتر بنانے کے لئے مذکورہ بالا حوالوں سے کام کی ضرورت ہے، جو اُردو زبان میں لغات الحدیث پر مزید کام کرنے کی ضرورت کو ثابت کرتی ہے۔ اس کتاب کا تفصیلی جائزہ ہم آئندہ سطور میں پیش کریں گے۔

علاوہ ازیں، ہماری نظر میں درج ذیل کتب احادیث پر اُردو زبان میں لغات الحدیث کی مناسبت سے ثانوی حیثیت کا کام ہوا ہے:

۱۔ کتاب: اَربعین نووی۔

۲۔ کتاب: اِرشاد الطالبین۔ شرح اُردو زاد الطالبین۔

۳۔ کتاب: اَنوارِ غوثیہ، شرح الشمائل النبویہ۔

۴۔ کتاب: بشیر القاری، شرح البخاری۔

۵۔ کتاب: بندۂ مومن۔

۶۔ کتاب: تدبر حدیث، شرح مؤطا امام مالکؒ۔

۷۔ کتاب: ریاض الصالحین۔

۸۔ کتاب: فیوض الباری

۹۔ کتاب: مظاہر حق، شرح مشکوٰۃ المصابیح۔

۱۰۔ کتاب: منہاج البخاری۔

تلاش کرنے سے مزید کتب بھی سامنے آسکتی ہیں۔ مذکورہ کتب احادیث میں عربی متن، اردو ترجمہ وتشریح، حلِ لغات اور الفاظِ حدیث پر لغوی اور معنوی بحث بھی کی گئی ہے۔ لہٰذا اِن کتب کے علاوہ دیگر کتب کی مدد سے لغات الحدیث پر نیا کام کیا جاسکتا ہے۔ اُردو زبان میں لغات الحدیث کے موضوع کی مناسبت سے کئے جانے والے ثانوی حیثیت کے کام کا تفصیلی تعارف ہم آئندہ سطور میں کریں گے۔

غریب الحدیث

تمام اہلِ علم جانتے ہیں کہ غریب الحدیث کا علم اُن اَحادیث رسول ﷺ سے بحث کرتا ہے، جن کے معنی ومفہوم بہت سے لوگوں پر عربی زبان کے بگڑ جانے کی وجہ سے واضح نہیں ہوتے۔ علوم الحدیث کے ماہرین غریب الحدیث کے علم کو لُغات الحدیث کے دائرے میں شامل نہیں کرتے۔ لیکن ہمارے نزدیک، جوہری اِعتبار سے یہ علم بھی لغات الحدیث کے عنوان سے متعلق ہے، کیوں کہ اس علم میں الفاظ کے صحیح معنی اور مفہوم سے بحث کی جاتی ہے۔ لہٰذا اُردو زبان میں لغات الحدیث پر مزید کام کرنے کے دوران غریب الحدیث پر کئے جانے والے کاموں سے بھی فائدہ اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ اِس موقع پر مناسب ہوگا کہ عربی زبان میں غریب الحدیث علم پر ہونے والے کام کا مختصر تعارف بھی پیش کردیا جائے۔

عربی زبان میں اس علم پر سب سے پہلے ابوعبیدہ معمّر بن المثنّیٰ بصریؒ (متوفی ۲۱۰ھ/ ۸۲۵ء) نے ایک مختصر تصنیف کی۔ پھر ابوالحسن نضر بن شُمَیل مازنیؒ (متوفی ۲۰۴ھ/ ۸۱۹ء) نے اِس سے بڑی کتاب لکھی۔ بعدازاں ابوعبید قاسم بن سلّامؒ (متوفی ۲۲۳ھ/ ۸۳۸ء) نے ایک ایسی کتاب لکھی، جس کی تصنیف میں پوری عمر کھپا دی۔ علاوہ ازیں ابن قتیبہؒ (متوفی ۲۷۶ھ/ ۸۸۹ء) اور پھر زمخشری (متوفی ۵۳۸ھ/ ۱۱۴۳ء) نے اپنی کتاب الفائق فی غریب الحدیث مرتب کی۔ اس کے بعد مجدُ الدین ابی سعادات المبارک بن محمد ابن رشید الجزری المعروف اِبن الاثیرؒ (متوفی

۶۰۶ھ/ ۱۲۰۹ء) نے النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر تحریر کی۔ اَلأرمویؒ نے نہایہ کا ایک ضمیمہ لکھا۔ اِمام سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ/ ۱۵۰۵ء) نے اپنی کتاب الدّر النثیر، تلخیص نھایۃ ابن الاثیر میں نہایہ کا خلاصہ تحریر کیا۔(۱۵)

وحید الزمانؒ کا تعارف

برصغیر پاک و ہند کے علمائے حدیث میں علامہ وحید الزمانؒ کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا، کیوں کہ اُنہوں نے کئی جہتوں سے علم حدیث کی خدمت کی ہے۔ علامہ کی ولادت ۱۲۶۶ھ/ ۱۸۵۰ء میں بہ مقام کانپوؔر ہوئی، اور وفات شعبان ۱۳۳۸ھ/ مئی ۱۹۲۰ء میں بہ مقام وقار آباد ہوئی۔(۱۶) علوم مروجہ کی تعلیم و تربیت اپنے دور کے ممتاز علما اور اساتذہ سے حاصل کی۔(۱۷) خاندانی طور پر حنفی المسلک تھے، اس لیے اوائل عمر میں حنفی مسلک سے بڑا شغف تھا۔ اِسی بنا پر فقہ حنفی کی مشہور کتاب شرح الوقایہ کا ترجمہ اور نہایت مبسوط شرح لکھی۔ اصول فقہ کی مشہور کتاب نور الانوار کی حدیثوں کی تخریج پر ایک رسالہ لکھا۔ علامہ تفتازانی کی شرح العقائد النسفیہ کی احادیث کی تخریج کی۔ مگر بعد کے دور میں اپنے برادرِ بزرگ مولانا بدیع الزمان کی صحبت اور حدیث کی کتابوں کے ترجمے کے بعد غیر مقلد ہو گئے تھے۔ لیکن بعض مسائل میں جمہور اہل حدیث سے اختلاف بھی رکھتے تھے۔(۱۸) اُن کے بعض تفردات سے شیعی عقائد کے ساتھ ہم آہنگی بھی ظاہر ہوتی تھی۔ اِسی وجہ سے اکابر علمائے اہل حدیث نے اُن سے پُر زور بے زاری کا اظہار کیا۔(۱۹)

علامہ وحید الزمان کی علمی خدمات کا اندازہ اُن کی تصنیفات اور تالیفات سے بہ خوبی کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے عربی اور اردو زبان میں ۲۶ کتابیں تالیف کیں۔(۲۰) علامہ وحید الزمانؒ کی ایک بے مثال علمی خدمت اردو زبان میں حدیث کی نہایت جامع اور مبسوط لغت کی تالیف ہے۔ سطورِ ذیل میں اس عظیم علمی کتاب لغات الحدیث کا تعارف اور جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

لغات الحدیث کا تعارف

ہماری تحقیق کے مطابق اُردو زبان میں لغات الحدیث پر کیا جانے والا منفرد، جامع اور مبسوط کام علامہ وحید الزماں کی تالیف اسرار اللغۃ مع انوار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات ہے۔ یہ کتاب اس وقت لغات الحدیث کے مختصر نام سے منظر عام پر موجود ہے۔

علامہ وحید الزمان کتاب لغات الحدیث کی تالیف کا سبب اور مقصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> اب شروع ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء سے باوجود اس کے کہ میں کمال نقاہت اور ضعف پیری اور امراض مختلفہ میں گرفتار تھا، لیکن اس پر بھی اوقات کو خالی گزارنا مشکل معلوم ہوا اور بہ الہام غیبی یہ حکم ہوا کہ ایک کتاب لغات حدیث پر بہ زبان اردو مرتب کر اور اس میں جہاں تک ہو سکے فریقین یعنی اہل سنت اور امامیہ کی حدیثیں جمع کر، تا کہ حدیث شریف کے تمام طالبین کو شرح کا کام دے اور جس لفظ کے معنی میں اُن کو اشکال پیدا ہو، وہ اِس کتاب میں دیکھ کر اپنا اشکال رفع کریں۔ (۲۱)

وحید الزمان کے اِس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے دونوں گروہوں کا احترام کرتے تھے اور اتحاد بین المسلمین کے خواہاں تھے۔ ہمارے اس موقف کو علامہ کی ایک اور کتاب ھدیۃ المھدی من الفقہ المحمدی سے مزید تقویت ملتی ہے، جس میں علامہ نے اہل حدیث حضرات کے بنائے ہوئے شرک و بدعت کے وسیع دائرے پر تنقید کی ہے اور انہیں غلو اور تشدد سے بچنے اور اعتدال کی راہ اختیار کرنے کی تلقین کی ہے۔ (۲۲) یہاں اس امر کی تذکیر بھی ضروری ہے کہ علامہ وحید الزمان مسلکاً غیر مقلد تھے، لیکن بعض امور میں جمہور اہل حدیث سے اختلاف بھی رکھتے تھے۔ (۲۳)

کتاب ''لغات الحدیث'' کے مصادر

کتاب لغات الحدیث کی تالیف میں مفصلہ ذیل عربی کتب لغت سے مدد لی گئی ہے۔ (۲۴)

۱۔ النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر: ابن الاثیر الجزری۔

۲۔ مجمع البحار الأنوار فی غرائب التنزیل ولطائف الاخبار: محمد طاہر پٹنی۔

۳۔ قاموس المحیط۔

۴۔ صحاح للجوھری۔

۵۔ محیط المحیط۔

۶۔ المنتھی الارب۔

۷۔مجمع البحرین: ابن الساعاتی بغدادی۔

۸۔الدُر النثیر فی تلخیص النہایۃ۔

۹۔الغریبین۔

۱۰۔الفائق: زمخشری

۱۱۔المغرب۔

۱۲۔شرح النہج العجیب۔

۱۳۔لسان العرب۔

کتاب ''لغات الحدیث'' کا منہج تدوین

اِس لغت میں وحید الزماں نے اہل لغت کے مروجہ طریقے کے مطابق مادوں کو حروف تہجی پر ترتیب دیا ہے۔منہج تدوین بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> اِس کتاب میں ہر لغت کو شروع سطر سے لکھا گیا ہے اور اس پر اعراب بھی دے دیئے گئے ہیں، تاکہ کم استعداد لوگوں کو مزید آسانی ہو اور ابواب کی تنقیح اس لئے نہیں کی گئی کہ یہ لُغت عربی دانوں کے لیے نہیں ہے۔ترتیب لغات اس طرح رکھی گئی ہے کہ حرفِ اول کو باب اور حرف ثانی کو فصل مقرر کیا گیا ہے۔(۲۵)

ہماری تحقیق کے مطابق اِس لغت میں مؤلف نے ایک لفظ کے جتنے معنی ائمہ لغت نے دیئے ہیں، ان سب کو نقل کیا ہے۔حدیث میں جہاں وہ لفظ آیا ہے پورے فقرے کو نقل کیا ہے اور اُس کا ترجمہ اور تشریح بھی کی ہے۔الفاظ کی صَرفی تعلیل بھی کی گئی ہے۔بعض مقامات پر حدیث کی تاویل اور توجیہ بھی ملتی ہے۔اختلافی مسائل میں ائمہ اربعہ کے مذاہب کا ذکر بھی ملتا ہے۔اہلِ لغت کی فروگذاشت اور تسامح کا بیان اور اُن پر نقد بھی کی گئی ہے، جس کی مثال کتاب کے مقدمے میں بھی ملتی ہے۔اِس منہج کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

بَدأُ: یہاں طلاق کے موضوع پر فقہی بحث کی گئی ہے۔(جلد۱، کتاب ''ب'' ص ۲۵)

بَدعٌ: یہاں بدعت کے موضوع پر فقہی بحث کی گئی ہے۔(جلد۱، کتاب ''ب'' ص ۲۹)

خَبثٌ: اِس لفظ کی تاویل میں حلال وحرام کی بحث ملتی ہے۔(جلد۱، کتاب ''خ'' ص ۵)

ھَلُمّہ: اِس لفظ کی صَرفی اور نَحوی تحلیل کی گئی ہے۔ (جلد۴، کتاب ''ہ'' ص ۳۹)

زیر بحث کتاب میں علامہ نے لغت کے عام الفاظ محیط المحیط سے نقل کئے ہیں۔ حدیث کی لغوی تشریح مجمع البحار الأنوار مؤلفہ علامہ محمد بن طاہر پٹنی (متوفی ۹۸۶ھ/ ۱۵۷۸ء) سے لی ہے۔ الدر النثیر میں کی گئی النھایۃ ابن الاثیر کی تلخیص بلا کم و کاست اس لغت میں سمو دی ہے۔ الفائق زمخشری کا بیش تر حصہ اردو میں منتقل کر دیا ہے۔ ائمہ لغت نے چوں کہ احادیث امامیہ کی لغات کے نقل کرنے کا التزام نہیں کیا ہے، اس لئے اہل امامیہ کی احادیث کی لغات کو ان ہی کی کتابوں خصوصاً مجمع البحرین و مطلع النیرین مؤلفہ فخر الدین الطویحی النجفی (متوفی ۱۰۸۵ھ/۱۶۷۳ء) سے لیا ہے۔ (۲۶)

کتاب ''لغات الحدیث'' کی خصوصیات

کسی بھی لغت کو مرتب کرنا بہت سخت اور کٹھن کام ہے۔ خصوصاً حدیث کی لغت تیار کرنے کے لئے ایک مصنف کو کیسی مشقت کرنی پڑی ہوگی، اس کا اندازہ اس کتاب کو دیکھ کر بہ خوبی ہو جاتا ہے۔ ذیل میں کتاب ''لغات الحدیث'' کی چند خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

علامہ وحید الزمان نے اِس موضوع پر جامع اور مکمل کتاب اس ضرورت کو پیش نظر رکھ کر لکھی ہے کہ احادیث کے معانی اور مطالب کے سمجھنے اور حل کرنے میں ہر حیثیت سے مدد دے سکے۔ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اِس قسم کی علمی اور تحقیقی تصنیف سے اردو زبان کا دامن یک سر خالی ہے۔ یہ کتاب اِسی مقصد کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اردو میں اپنی نوعیت اور اپنے انداز کی یہ پہلی کتاب ہے، جس کا اندازہ قارئین کتاب کے ہر صفحے سے کر سکیں گے۔ یہ لُغت حال آں کہ متوسط افراد کے لیے لکھی گئی ہے، لیکن اِعراب لگ جانے کی باعث مبتدی اور منتہی دونوں کے لئے مفید ہے۔ لُغت کا ترجمہ عالمانہ اور بامحاورہ اردو میں کیا گیا ہے، جس سے عربی لفظ کا اردو مترادف نہایت آسانی سے مل جاتا ہے، جو ترجمہ کرنے والوں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔ الفاظ کی صَرفی تعلیلات اور حدیث کی شرح نے کتاب کے معیار کو مزید بڑھا دیا ہے۔ لغات الحدیث میں حدیث کے لفظ کو سمجھانے کے لئے مؤلف نے قدیم و جدید الفاظ، محاورات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ الفاظ حدیث کو سمجھانے کے لیے مؤلف کتاب نے احادیث، تاریخی واقعات، ذاتی تجربات و مشاہدات سے کام لیا ہے۔ اس انداز کو اختیار کرنے کے نتیجے میں بلاد عرب اور ہندوستان کے بعض سماجی و

معاشرتی، تاریخی و تمدنی اور معاشی و سیاسی واقعات اور مقامات کی تاریخ بھی محفوظ ہوگئی ہے۔ ذیل میں اِن خصوصیات کے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں:

اُبلیٰ: مدینے کے پاس ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (جلد۱، کتاب ''الف'' ص ۸)

اَبوآء: مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک پہاڑ کا نام۔ (جلد۱، کتاب ''الف'' ص ۹)

اَبْیَن: ایک گاؤں کا نام۔ (جلد۱، کتاب ''الف'' ص ۸)

بابل: سرزمینِ عراق اور اُس کے شہروں کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ (جلد۱، کتاب ''ب'' ص ۶)

بَحْرٌ: سود کے حوالے سے سماجی اور معاشی مسائل پر گفت گو کی ہے۔ (جلد۱، کتاب ''ب'' ص ۲۱)

زَربٌ: حیدرآباد دکن کے شاہی اور سماجی نظام کے منظرنامے پر تبصرہ۔ (جلد۲، کتاب ''ز'' ص ۱۳)

کاظمین: بغداد اور کربلا کے درمیان ایک بستی۔ (جلد۴، کتاب ''ک'' ص ۶۱)

خَتَرٌ: برِصغیر ۱۸۵۷ء کے تاریخی واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ (جلد۱، کتاب ''خ'' ص ۱۲)

نزول: حجاج بن یوسف اور عبداللہ بن زبیر کی جنگ کا واقعہ بیان کیا ہے۔ (جلد۴، کتاب ''ن'' ص ۵۱)

یہ لغت نہ صرف عام اردو داں طبقے کے لئے مفید ہے، بل کہ اپنی جامعیت کی وجہ سے اہل علم کے لئے بھی متعدد لغات سے استغنا کا باعث بن گئی ہے۔ اس لحاظ سے علامہ وحید الزمان کا یہ اردو زبان میں منفرد عظیم الشان کارنامہ ہے۔

کتاب ''لغات الحدیث'' کے تسامحات

اِس لغت میں ایسی غیر متعلق باتیں بھی آگئی ہیں، جن کا لغت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی تعلق نہیں ہے۔ حالیہ اِشاعت میں اِن غیر ضروری باتوں کو حذف کر دیا گیا ہے، جس سے کتاب کی اِفادیت میں تو کوئی کمی نہیں آئی، البتہ ضخامت اور حجم کتاب میں کمی واقع ہوگئی ہے، جو طباعتی نقطہ نظر سے بہت مفید ہے۔ لیکن ہماری نظر میں اب بھی لغت کی اِس کتاب میں خاصی چیزیں غیر متعلق ہیں۔ اگر ان کو بھی حذف کر دیا جائے تو کتاب کی اِفادیت کو نقصان پہنچے بغیر ضخامت میں مزید کمی واقع ہوسکتی ہے۔ ذیل میں اِس سقم کے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں:

ثَلَثَ: ...... مولانا بشیر الدین قنوجی جو میرے شیخ تھے، حافظ سے یہ کہہ دیتے تھے کہ ختم کے وقت قل ھو اللہ احد کو بھی ایک ہی بار پڑھو اور تین بار پڑھنے کو بدعت کہتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، کیوں کہ...... (جلد ا، کتاب ''ت وث'' ص ۴۵)

جَنَّ: یہاں جنوں کے حوالے سے طویل بحث کی ہے۔ مثلاً ناقل ہیں...... میرے بھائی نے ایک مسلمان جن سے ایک حدیث سنی تھی، جس نے وہ حدیث آں حضرت ﷺ سے سنی تھی...... ہمارے شیخ حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم محدث لکھنوی بیان کرتے تھے کہ اُن کے پاس ایک جن حدیث پڑھنے کو آیا کرتے تھے...... (جلد ا، کتاب ''ج'' ص ۱۱۴)

ختر: یہاں برصغیر کے سیاسی واقعات بیان کرتے ہیں۔ نانا راؤ، تانتیا توپی اور نواب سراج الدولہ حاکم بنگالہ کے زمانے میں ہونے والی عہد شکنی اور دشمن کے غلبے کے واقعات کو بیان کیا ہے۔ (جلد ا، کتاب ''خ'' ص ۱۲)

ذَرِعَ: ...... مترجم کہتا ہے، میں تو ہمیشہ دست یا گردن ہی کا گوشت کھاتا ہوں، اور ران کا گوشت مجھ کو بالکل پسند نہیں ہے...... بعض لوگ ران کا گوشت پسند کرتے ہیں۔ اللہ نے مختلف طبائع کے لوگ بنائے ہیں۔ (جلد ۲، کتاب ''ذ'' ص ۱۳)

جلَّ: یہاں اپنے خاندان کا ایک ورد عام مسلمانوں کے لئے بیان کیا ہے۔ (جلد ا، کتاب ''ج'' ص ۸۰)

صنعَ: اس مقام پر لوگوں کے ساتھ اپنے حسنِ سلوک کے صلے میں بدسلوکی اور مالی نقصانات کا ذکر کیا ہے۔ (جلد ۲، کتاب ''ص'' ص ۱۰۳)

عَرَفَ: یہاں پر ابوذر غفاریؓ، امام جعفر صادقؒ، معروف کرخیؒ کے اقوال، واقعات اور دینی مسائل بیان کیے ہیں۔ (جلد ۳، کتاب ''ع'' ص ۸۷۔۸۴)

اِن کم زوریوں کے باوجود بھی علامہ وحید الزمان کی کتاب ''لغات الحدیث'' موجودہ زمانے میں بہت اہمیت کی حامل ہے، کیوں کہ اِس زمانے کہ علما، اساتذہ، طلبہ اور محققین کو عربی زبان پر وہ قدرت وعبور حاصل نہیں ہے، جو سلف کو تھی۔ لہٰذا وہ عربی زبان میں موجود لغات الحدیث سے کماحقہ اپنی علمی، تدریسی اور تحقیقی ضرورتوں کو پورا نہیں کر پاتے۔ علامہ وحید الزمان کی کتاب لغات الحدیث نے یہ ضرورت پوری کردی ہے۔

لغات الحدیث کی متعلقات

برصغیر پاک و ہند میں علمائے کرام نے علوم الحدیث کے میدان میں جو خدمت سرانجام دی ہے، اُس میں صحاح ستہ کی عربی، اردو شروح اور تراجم کو بہت اہم کام شمار کیا جاتا ہے۔ اِس عظیم کام کے نتیجے میں اردو زبان میں جو کتابیں وجود میں آئیں، اُنہوں نے احادیث مبارکہ کی تعلیم وتفہیم اور خصوصاً لغات الحدیث کی ضرورت کو کافی حد تک پورا کر دیا۔ ہماری نظر میں اَحادیث مبارکہ پر ہونے والے اِن کاموں کو اُردو زبان میں لغات الحدیث کے موضوع کی مناسبت سے کئے جانے والے ثانوی حیثیت کے کاموں یا متعلقات میں شمار کیا جانا چاہیے۔ سطور ذیل میں اُن کاموں کا مختصر تعارف حروف تہجی کی ترتیب سے پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ کتاب: اَربعین نووی

اردو زبان میں لغات الحدیث پر ثانوی حیثیت کا کام امام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین نوویؒ (متوفی ۶۷۶ھ/ ۱۲۷۷ء) کی منتخب کردہ احادیث کے عربی مجموعے اربعین نووی پر ہوا ہے۔ یہ کتاب پاکستانی جامعات کے نصاب میں شامل ہے۔ طلبہ کی نصابی ضرورت کے پیش نظر اس کتاب کو مختلف افراد نے شائع کیا ہے۔ جس میں احادیث کا عربی متن، اردو ترجمہ، تشریح اور حل لغات شامل ہیں۔ پہلی مثال حافظ نذر احمد اور مولانا عزیز زبیدی کی مشترک اُردو تالیف اربعین نووی ہے۔ اِس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۳۷۱ھ/ ۱۹۵۲ء میں شائع ہوا۔ (۲۷) دوسری مثال مولانا قاری محمد عارف اور مولانا حافظ قاری فیوض الرحمٰن کی اُردو کاوش اربعین نووی ہے، جو پہلی مرتبہ ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی۔ (۲۸) ہماری نظر میں اِس کتاب کو اُردو زبان میں لغات الحدیث پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل کیا جا سکتا ہے، کیوں کہ اس میں الفاظِ حدیث پر لغوی بحث بھی موجود ہے۔

۲۔ کتاب: اِرشاد الطالبین۔ شرح اُردو زاد الطالبین

تین سو اُنتیس احادیث مبارکہ پر مشتمل کتاب 'زاد الطالبین' مولانا عاشق الٰہی البرنی کی عربی تالیف ہے۔ یہ کتاب فن علم حدیث سے تعلق رکھتی ہے اور دینی مدارس کے درجہ ثانیہ کے

نصاب میں شامل ہے، جس کا مقصد طلبہ کو علم صرف ونحو کی مہارت اور علم ادب سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ جامعہ اشرفیہ لاہور کے مدرس مولانا محمد عتیق الرحمٰن صاحب نے اس کتاب کی ہر حدیث مبارکہ کا ترجمہ، تشریح، تخریج، تحقیق لغوی، صرفی اور ترکیب کو سادہ اور اچھے انداز سے تحریر کیا ہے، اور اِس کتاب کا نام ''اِرشاد الطالبین۔شرح اُردو زاد الطالبین'' رکھا ہے۔ اِسے مکتبہ اسلامیہ، چارسدہ نے اپریل ۱۹۹۵ء میں دوسری مرتبہ شائع کیا ہے۔(۲۹) اِس کتاب میں دیگر خوبیوں کے علاوہ مشکل الفاظِ حدیث پر لغوی وصرفی تحقیق کی ہے۔ لہٰذا ہماری نظر میں یہ کتاب بھی لغات الحدیث کے موضوع پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

۳۔کتاب: اَنوارِ غوثیہ۔شرح الشمائل النبویہ

یہ کتاب ''شمائل الترمذی'' کا اردو ترجمہ اور شرح ہے، جسے مولانا محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے مدون کیا ہے۔ ''شمائل ترمذی'' کے مکمل متن، ترجمہ وشرح پر مشتمل اور مستند عربی شروح کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ کتاب عالمانہ ہی نہیں، عارفانہ بھی ہے اور اصلاح و ہدایت کا سامان بھی لیے ہوئے ہے۔ اِس میں مختلف احادیث کی روشنی میں فقہی مسائل اور طبی نکات بھی نکالے گئے ہیں۔ راویوں کے حالات حواشی میں لکھے گئے ہیں۔ کتاب کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ مشکل عربی لغات کو حل کیا گیا ہے، تاکہ عربی اور اردو دان طبقہ مستفید ہو سکے۔ ایک جلد پر مشتمل یہ شرح تاریخی، سوانحی، لغوی، لسانی ہر پہلو سے ممتاز ہے۔ کتاب کا پہلا ایڈیشن عظیم پبلیشنگ ہاؤس، خیبر بازار پشاور نے ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء نے اور دوسرا ایڈیشن ضیا الدین پبلی کیشنز، کراچی نے شائع کیا ہے۔ تاریخ اشاعت درج نہیں ہے۔(۳۰) چوں کہ اِس کتاب میں الفاظِ حدیث کی لغوی تحقیق کا پہلو موجود ہے، اِس لئے ہماری نظر میں یہ کتاب بھی لغات الحدیث کے موضوع پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

۴۔کتاب: بشیر القاری۔شرح البخاری

بخاری شریف کی تفہیم وتشریح پر مشتمل یہ کتاب ''بشیر القاری شرح البخاری'' غلام جیلانی میرٹھی کی تالیف ہے۔ ایک جلد پر مشتمل یہ کتاب نامکمل ہے۔ اسے مکتبہ ضیاء السنہ، لاہور نے شائع کیا ہے۔ تاریخ اشاعت درج نہیں ہے۔ کتاب احادیث کے عربی متن اور سلیس اردو ترجمے سے

مزین ہے۔ مؤلف نے احادیث کی شرح اس طرز پر کی ہے: باب اللغہ، باب النحو، باب المعانی، باب البیان، باب البدیع، باب الاحکام، باب التصوف۔ چوں کہ اِس کتاب میں الفاظ حدیث کی لغوی تحقیق کا پہلو موجود ہے، اِس لئے ہماری نظر میں یہ کتاب بھی لغات الحدیث کے موضوع پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔ (۳۱)

۵۔ کتاب: بندۂ مومن

اِس کتاب میں دورِ حاضر کے اخلاقی مسائل کو مدنظر رکھ کر احادیث مبارکہ کو مرتب کیا گیا ہے۔ مصنف نے ۹۹ عنوانات کے تحت احادیث منتخب کی ہیں۔ کتاب میں احادیث کا عربی متن اوراُن کا سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ مشکل عربی الفاظ کی لغوی تشریح اور آخر میں حدیث کی تشریح کی گئی ہے۔ یہ امر حیران کن ہے کہ اِس کتاب کے مصنف یا مرتب کا نام کہیں موجود نہیں ہے۔ ۶۶۹ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ''تاج کمپنی'' نے ۱۹۵۹ء میں شائع کی۔ (۳۲)

چوں کہ اِس کتاب میں الفاظِ حدیث کے لغوی معنی اور ان کے مطالب کو مثالوں کے ذریعے سمجھایا گیا ہے، اِس لئے ہماری نظر میں یہ کتاب بھی لغات الحدیث پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

۶۔ کتاب: تدبرِ حدیث۔ شرح مؤطا امام مالکؒ

حدیث کی مشہورِ عالم کتاب ''مؤطا امام مالک'' ابوعبداللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر (متوفی ۱۷۹ھ/ ۷۹۵ء) کی تالیف ہے۔ کتاب ''تدبرِ حدیث'' دراصل ''مؤطا امام مالک'' کے منتخب ابواب کی شرح ہے۔ یہ کتاب مولانا امین احسن اصلاحیؒ (متوفی ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء) کے اُن دروس پر مبنی ہے، جو اُنہوں نے ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں اپنے قائم کردہ ادارے ''اِدارہ تدبرِ قرآن و حدیث'' میں دیئے تھے۔ مولانا کے معاونین (خالد مسعود اور سعید احمد) نے ان دروس کو ٹیپ سے قرطاس کی زینت بنایا ہے۔ یہ کتاب ادارہ تدبرِ قرآن لاہور سے ۱۴۰۲ھ/ ۲۰۰۰ء میں شائع ہوئی ہے۔

مولانا امین احسن اصلاحیؒ کی تالیف تدبرِ حدیث، کتاب مؤطا امام مالکؒ کے درجِ ذیل منتخب ابواب پر مشتمل ہے: کتاب الزکوٰۃ، کتاب البیوع، کتاب القراض، کتاب المساقاۃ، کتاب

کراء الارض، کتاب الشفعہ، کتاب الاقضیہ، کتاب الحدود، کتاب الاشربہ، کتاب العقول، کتاب القسامہ، کتاب الجامع۔(۳۳)

تدبر حدیث میں مولانا امین احسن اصلاحیؒ نے احادیث کی وضاحت کرتے ہوئے متعدد الفاظِ حدیث کے معنی اور ان کے مطالب کو مثالوں کے ذریعے سمجھایا ہے۔ لغات الحدیث کے حوالے سے ہونے والے ثانوی کام میں کتاب تدبر حدیث کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے، کیوں کہ اس کتاب میں بھی الفاظِ حدیث پر لغوی اور معنوی بحث کی گئی ہے۔

۷۔ کتاب: ریاض الصالحین (مترجم)

یہ کتاب امام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین نوویؒ (متوفی ۶۷۶ھ/ ۱۲۷۷ء) کی شہرہ آفاق تصنیف ہے۔ ریاض الصالحین کا اُردو ترجمہ مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی نے کیا ہے اور اِسے دارالاشاعت کراچی سے شائع کیا گیا ہے۔(۳۴) کتاب ریاض الصالحین کے مصنف امام نوویؒ نے یہ کتاب عام مسلمانوں کی زندگی سنوارنے کے لئے تصنیف کی ہے۔ اس کتاب میں روزمرہ زندگی سے متعلق احادیث کو جمع کیا ہے، اور پھر عنوانات قائم کئے ہیں۔ پھر اُن عنوانات سے متعلق آیات قرآنی اور احادیثِ صحیحہ کو مع حوالۂ کتب درج کیا ہے۔

لغات الحدیث کے کام کے حوالے سے اِس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ امام نوویؒ نے اِس کتاب میں حدیث کے مشکل الفاظ کے معنی اور مطالب بھی حسبِ موقع بیان کیے ہیں۔ لہٰذا ریاض الصالحین بھی لغات الحدیث پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شمولیت کے قابل ہے۔

۸۔ کتاب: فیوض الباری

بخاری شریف کی تفہیم وترجمانی پر مشتمل یہ کتاب فیوض الباری، علامہ سید محمد احمد رضوی کی تالیف ہے۔ سات جلدوں پر محیط یہ کتاب ابھی تک نامکمل ہے۔ اسے مکتبہ رضوان، لاہور نے شائع کیا ہے۔ مؤلف نے اِس کتاب میں احادیث مبارکہ کا اردو لفظی ترجمہ، الفاظ حدیث کی حسب ضرورت لغوی تحقیق، مسائل واحکام بیان کئے ہیں۔(۳۵) چوں کہ اس کتاب میں الفاظِ حدیث کی لغوی تحقیق کا پہلو موجود ہے، اِس لئے ہماری نظر میں یہ کتاب بھی لغات الحدیث پر

ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

۹۔ کتاب: مظاہر حق شرح مشکوٰۃ المصابیح (جدید)

چھ ہزار سے زائد احادیث مبارکہ پر مشتمل کتاب مشکوٰۃ المصابیح، علامہ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی (متوفی ۷۴۰ھ یا ۷۴۸ھ) کی عربی تالیف ہے، جو حدیث کی بنیادی کتاب سمجھی جاتی ہے۔ کتاب مظاہر حق شرح مشکوٰۃ المصابیح، علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی کی اُردو تالیف ہے، جو حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کے نواسے اور اُن کے جانشین شاہ محمد اسحاق دہلوی کے خاص شاگرد ہیں۔ دراصل یہ کتاب حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی کے اُردو ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی عربی شرح مشکوٰۃ المصابیح ''لمعات التنقیح'' کا اردو خلاصہ ہے۔ اِس کتاب میں دیگر خوبیوں کے علاوہ مشکل الفاظِ حدیث کی توضیح پھر اُس پر علمی و تحقیقی گفت گو کی گئی ہے، لہٰذا یہ کتاب بھی لغات الحدیث کے موضوع پر ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔ (۳۶)

۱۰۔ کتاب: منہاج البخاری

بخاری شریف کی تفہیم وتشریح پر مشتمل یہ کتاب ''منہاج البخاری'' علامہ معراج الاسلام کی تالیف ہے۔ دو جلدوں پر محیط یہ کتاب ابھی تک نامکمل ہے۔ اسے منہاج القرآن، لاہور نے شائع کیا ہے۔ کتاب میں احادیث کا عربی متن اور اُن کا سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ مؤلف نے احادیث مبارکہ کی شرح میں مشکل الفاظ کی تشریح وتوضیح اور محاورہ ولغت کے تناظر میں اِس کی تفہیم کی طرف عنوانات کی شکل میں بہ طورِ خاص توجہ دی ہے، تاکہ طلبہ اور عام قارئین علیٰ وجہ البصیرت الفاظ کے معانی اور اُن کی گہرائی سے آگاہ ہوں اور اُن کا علم رٹے بازی تک محدود نہ رہے۔ قاری کے اطمینان کے لئے حسب ضرورت بعض مقامات پر احادیث کی مکمل شرح و وضاحت کے لئے پورے پس منظر کو پیش کیا ہے۔ (۳۷) چوں کہ اِس کتاب میں الفاظِ حدیث کی لغوی تحقیق کا پہلو موجود ہے، اِس لئے ہماری نظر میں یہ کتاب بھی لغات الحدیث کے موضوع پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

نتائج مطالعہ اور سفارشات

۱۔لغات الحدیث پر اُردو زبان میں کیا جانے والا منفرد اور جامع ترین کام علامہ وحید الزمان کی تالیف لغات الحدیث ہے۔اِس کتاب کے منتخب ابواب کو قدیم اور جدید تعلیمی مدارس کے نصاب میں شامل کیا جانا چاہئے اور حوالہ جاتی کتب کی فہرست میں شامل کرنے کے ساتھ اِس کے نسخے لائبریری میں موجود ہونے چاہئیں۔

۲۔لغات الحدیث مرتب کرنا بلاشبہ ایک مشکل کام ہے، مگر اس کے باوجود بھی اُردو زبان میں لغات الحدیث پر مزید کام کرنے کی ضرورت موجود ہے۔لہٰذا اِس مقالے میں مذکور دس عدد کتب اَحادیث کو، جو اُردو زبان میں ہیں، ''لغات الحدیث'' کی متعلقات شمار کیا جانا چاہئے۔اِن تصانیف کے ساتھ غریب الحدیث کے کام کو سامنے رکھ کر جدید لغات الحدیث مرتب کی جانی چاہئے۔

۳۔اُردو زبان میں لغات الحدیث پر جدید کام کرنے کے سلسلے میں جامعات کو ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر لغات الحدیث مرتب کروانے کا کام کرنا چاہئے۔اِس سلسلے میں بڑے اشاعتی اِدارے بھی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

۴۔اُردو زبان میں لکھی جانے والی وہ شروح، جن میں الفاظ احادیث کی لغوی بحث موجود ہے، اُنہیں لغات الحدیث پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شمار کیا جانا چاہئے، کیوں کہ وہ احادیث کو زیادہ بہتر طور پر سمجھنے اور لغوی مشکلات کو حل کرنے میں مددگار ہیں۔

۵۔غریب الحدیث کے علم پر کی جانے والی تالیفات بھی لغات الحدیث کے زمرے میں ہی شمار کی جانی چاہئیں، کیوں کہ وہ احادیث مبارکہ کو زیادہ بہتر طور پر سمجھنے اور حدیث کی لغوی مشکلات کو حل کرتی ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ۔مشکوٰۃ شریف مترجم۔لاہور، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، ۱۹۹۸ء:

۲۔ عملۂ ادارت۔گھریلو انسائیکلوپیڈیا۔لاہور، اُردو سائنس بورڈ، ۲۹۹۔۱۹۸۸ء: ص۷۴۳

۳۔ ایضاً: حوالۂ بالا۔

۴۔ نارنگ، گوپی چند۔لغت نویسی کے مسائل۔نئی دہلی، ماہنامہ کتاب نما، جامعہ نگر، ستمبر ۱۹۸۵ء: جلد۲۵،

ضمیمہ شمارہ نمبر ۹،ص ۲۰

۵۔ مفتی محمد شفیع، مولانا۔ المعجم۔ کراچی، دارالاشاعت، ۱۹۷۴ء: ص ۱۷

۶۔ ارشاد الحق تھانوی، مولانا۔ پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات۔ فیصل آباد، ادارۃ العلوم الاثریہ، نومبر ۲۰۰۱ء: ص ۶۶

۷۔ سہیل حسن، ڈاکٹر۔ معجم اصطلاحات حدیث۔ اسلام آباد، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، ۲۰۰۳ء: ص ۴۱۔۴۲

۸۔ اس مقالے میں ہجری اور عیسوی تاریخوں کی مطابقت کو ظاہر کرنے کے لئے درج ذیل کتب سے مدد لی گئی ہے:

(الف) لاہوری، ضیاالدین۔ جوہر تقویم۔ لاہور، ادارۂ ثقافت اسلامیہ، ۱۹۹۴ء۔

(ب) ہاشمی، عبدالقدوس۔ تقویم تاریخی۔ اسلام آباد، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، ۱۹۸۷ء۔

۹۔ وحید الزمان، علامہ۔ لغات الحدیث (چار جلدیں)۔ کراچی، میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب، آرام باغ، ۲۰۰۱ء: دیکھئے مقدمہ مؤلف

۱۰۔ محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا۔ حیات وحید الزماں۔ کراچی، ناشر نور محمد، اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، ۱۹۵۷ء: ص ۱۴۹

۱۱۔ وحید الزمان، علامہ۔ لغات الحدیث (چار جلدیں)۔ کراچی، میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب، آرام باغ، ۲۰۰۱ء: دیکھئے عرض ناشر: ص ۵

۱۲۔ محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا۔ حیات وحید الزماں۔ کراچی، ناشر نور محمد، اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، ۱۹۵۷ء: ص ۱۴۹

۱۳۔ وحید الزمان، علامہ۔ حوالۂ مذکورہ: دیکھئے مقدمہ مؤلف

۱۴۔ ندوی، شاہ معین الدین احمد۔ مقالات سلیمان۔ اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن، ت ن: ج ۲،ص ۴۔۵

۱۵۔ صبحی صالح، ڈاکٹر۔ علوم الحدیث۔ ترجمہ: غلام احمد حریری۔ فیصل آباد، ملک سنز پبلشرز، ۱۹۹۷ء: ص ۱۴۸

۱۶۔ محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا۔ حوالۂ مذکورہ، دیکھئے علامہ وحید الزمان کے حالات زندگی: ص ۱۱، ۱۵، ۸۳

۱۷۔ حوالہ بالا، دیکھئے علامہ وحید الزمان کی تعلیم و تربیت کن علمانے کی: ص ۱۴، ۱۷، ۲۱، ۲۳

۱۸۔ حوالہ بالا: ص ۱۰۱

۱۹۔ تھانوی، ارشاد الحق۔ پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات۔ فیصل آباد، ادارۃ العلوم الاثریہ،

نومبر ۲۰۰۱ء: ص ۸۰

۲۰۔ محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا۔ حوالۂ مذکورہ: دیکھیے علامہ وحید الزمان کی تصنیفات و تالیفات، باب ہفتم

۲۱۔ وحید الزماں، علامہ۔ حوالۂ مذکورہ،: دیکھیے مقدمہ مؤلف

۲۲۔ محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا۔ حوالۂ مذکورہ: ص ۱۴۲

۲۳۔ حوالۂ بالا: ص ۱۰۰

۲۴۔ وحید الزمان، علامہ۔ حوالۂ مذکورہ: دیکھیے مقدمہ مؤلف

۲۵۔ حوالۂ بالا: دیکھیے مقدمہ مؤلف

۲۶۔ محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا۔ حوالۂ مذکورہ: ص ۱۵۳

۲۷۔ نوویؒ، امام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین۔ اربعین نووی۔ ترجمہ: حافظ نذر احمد اور مولانا عزیز زبیدی، لاہور: علمی کتاب خانہ، اردو بازار، ۱۹۵۴ء

۲۸۔ نوویؒ، امام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین۔ اربعین نووی ترجمہ وتشریح: مولانا قاری محمد عارف اور مولانا حافظ قاری فیوض الرحمٰن، لاہور، پاکستان بک سینٹر، جون ۱۹۷۱ء

۲۹۔ عتیق الرحمٰن، محمد۔ ارشاد الطالبین۔ شرح اُردو زاد الطالبین۔ چارسدہ، مکتبہ اسلامیہ، اپریل ۱۹۹۵ء۔

۳۰۔ محمد امیر شاہ قادری گیلانی، مولانا۔ انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ۔ عظیم پبلشنگ ہاؤس، خیبر بازار پشاور، ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء اور ضیا الدین پبلیکیشنز، کراچی، ت ن

۳۱۔ میرٹھی، غلام جیلانی۔ بشیر القاری شرح البخاری۔ لاہور، مکتبہ ضیاء السنہ، ت ن۔

۳۲۔ نامعلوم مصنف۔ بندۂ مومن۔ لاہور، کراچی، تاج کمپنی لمیٹڈ، ۱۹۵۹ء

۳۳۔ اِصلاحی، مولانا امین احسن۔ تدبرِ حدیث، شرح مؤطا امام مالکؒ (منتخب ابواب)۔ لاہور، اِدارہ تدبرِ قرآن، ۲۰۰۰ء: دیکھیے پیش لفظ

۳۴۔ نوویؒ، اِمام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین۔ ریاض الصالحین۔ ترجمہ: مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی، کراچی، دارالاشاعت، ت ن

۳۵۔ رضوی، علامہ سید محمد احمد۔ فیوض الباری۔ لاہور، مکتبہ رضوان، ۱۹۹۹ء

۳۶۔ دہلوی، علامہ نواب محمد قطب الدین خان۔ مظاہر حق شرح مشکوٰۃ المصابیح (جدید)۔ تزئین و ترتیب مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری، کراچی، دارالاشاعت، ۱۹۹۴ء

۳۷۔ معراج الاسلام علامہ۔ منہاج البخاری۔ لاہور، ادارہ منہاج القرآن، ۲۰۰۰ء